از عدالتِ عظمیٰ

پالی دیوی ودیگراں

بنام

چیئرمین مینجنگ کمیٹی ودیگر

تاریخ فیصلہ:15 فروری 1996

[ایم ایم پنچھی اور کے ایس پریپورن، جسٹس صاحبان]

کم از کم اجرت ایکٹ،1948:

دفعات 302، (2) 20، (i) - آرمی اسکول کے ملازمین - اتھارٹی کے سامنے شکایت کہ اسکول نے انہیں وقتاً فوقتاً ریاستی حکومت کی طرف سے مقرر کردہ کم از کم اجرت ادا نہیں کی تھی - درخواست کی اجازت دینے والی اتھارٹی - عدالتِ عالیہ نے اس حکم کو اس بنیاد پر کالعدم قرار دیا کہ ماضی کے ملازمین 'ملازم' کی تعریف میں شامل نہیں ہیں - اپیل پر، قرار پایا کہ، ضابطے اور فارم VI کے ساتھ پڑھی جانے والی یہ دو توضیعات اس خیال کے حق میں ہیں کہ ماضی اور موجودہ دونوں ملازمین اس معاملے میں منتقل ہونے کے حقدار ہیں۔

میونسپل کمیٹی، رائکوٹ بنام شام لال کوراودیگراں جلد 28 (66-1965)؛ ماہیا بنام ریاست ہریانہ ودیگراں، (1982) 1 ایس ایل آر 26 اور ویک فیلڈ اسٹیٹ بنام پی ایل پیرومل، (1958) 16 ایف جے آر، نامنظور۔

مروگن ٹرانسپورٹس بنام پی رتھکرشنان ودیگراں، (1960) 19 ایف جے آر 355؛ چاکو بنام ورکی ودیگراں، (1961) 21 ایف جے آر 493؛ لیبر انفورسمنٹ آفیسر (سنٹرل) بنام صدر نشین افسر، لیبر کورٹ اور اتھارٹی کم از کم اجرت ایکٹ، پٹنہ ودیگراں کے تحت، (1976) آئی ایل آر - پٹنہ - سلسلہ وار، 318 اور اتھنی میونسپلٹی بنام شیتپا لکشمن پٹن ودیگراں، (1965) جلد 2 ایل ایل جے 307، منظور شدہ۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 3841-43، سال 1996۔

1994 میں سی ڈبلیو پی نمبر 5691، 94/92 اور 5877 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے مورخہ 15.11.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے میسرز ہنگورانی اینڈ ایسوسی ایٹس کے لیے امان ہنگورانی۔

جواب دہندگان کے لیے گردیپ سنگھ اور پریم ملہوترا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

پنجاب اور ہریانہ کی عدالت عالیہ نے آرمی اسکول، جالندھر کی مدعا علیہ مینجنگ کمیٹی کی رٹ پٹیشن کی اجازت دی، جس میں کم از کم اجرت ایکٹ، 1948 کے تحت اتھارٹی کے احکامات کو اس بنیاد پر پریشان کیا گیا کہ راحت طلب کرنے والے اپیل کنندگان اس کے سابق ملازم تھے نہ کہ موجودہ، اور اس لیے مناسب راحت کے لیے ایکٹ کی دفعہ 20(2) کے تحت درخواست دائر کرنے کے حقدار نہیں تھے۔

ملازمین نے اتھارٹی کے سامنے شکایت کا اظہار کیا کہ آرمی اسکول نے درخواست میں دی گئی تفصیلات کے مطابق انہیں وقتاً فوقتاً ریاستی حکومت کی طرف سے مقرر کردہ کم از کم اجرت ادا نہیں کی ہے، اور اس لیے وہ مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 20(2) کے تحت درج راحت کے حقدار ہیں۔ مذکورہ توضیع درج ذیل ہے:

20(2) جہاں کسی ملازم کا ذیلی دفعہ (1) میں مذکور نوعیت کا کوئی دعوی ہے، خود ملازم، یا اس کی طرف سے تحریری طور پر کام کرنے کا مجاز کوئی قانونی پریکٹیشنر ٹریڈ یونین، یا کوئی انسپکٹر، یا ذیلی دفعہ (1) کے تحت مقرر کردہ اتھارٹی کی اجازت سے کام کرنے والا کوئی شخص، ذیلی دفعہ (3) کے تحت ہدایت کے لیے ایسی اتھارٹی کو درخواست دے سکتا ہے:

بشرطیکہ ایسی ہر درخواست اس تاریخ سے چھ ماہ کے اندر پیش کی جائے گی جس دن کم از کم اجرت (یا دیگر رقم) قابل ادائیگی ہوگئی تھی:

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بشرطیکہ کسی بھی درخواست کو مذکورہ چھ ماہ کی مدت کے بعد داخل کیا جاسکتا ہے جب درخواست گزار نے اتھارٹی کو مطمئن کیا کہ اس مدت کے اندر درخواست نہ دینے کی اس کے پاس معقول وجہ ہے۔

ایکٹ کے دفعہ 2(i) میں بیان کردہ لفظ 'ملازم' مندرجہ ذیل ہے: اس ایکٹ میں جب تک کہ موضوع یا مواد میں کچھ ناگوار نہ ہو:

"2(i)"ملازم" سے کوئی بھی شخص مراد ہے جو کسی شیڈول شدہ ملازمت میں ہنر مند یا غیر ہنر مند، دستی یا دفتری، کوئی کام کرنے کے لیے اجرت یا معاوضے کے لیے ملازم ہے جس کے سلسلے میں کم از کم اجرت کی شرح مقرر کی گئی ہے اور اس میں ایک بیرونی کارکن بھی شامل ہے جسے کوئی چیز یا مواد کسی دوسرے شخص کے ذریعے اس دوسرے شخص کی تجارت یا کاروبار کے مقاصد کے لیے فروخت کے لیے دیا جاتا ہے جسے بنایا جائے، صاف کیا جائے، دھویا جائے، تبدیل کیا جائے، آراستہ کیا جائے، تیار کیا جائے، مرمت کی جائے، موافقت کی جائے یا بصورت دیگر عمل کیا جائے جہاں یہ عمل بیرونی کارکن کے گھر میں یا کسی دوسرے احاطے میں کیا جانا ہے جو احاطے میں نہیں ہے۔ اس دوسرے شخص کے اختیار و انتظام کے تحت؛ اور اس میں ایک ایسا ملازم بھی شامل ہے جسے مناسب حکومت نے ملازم قرار دیا ہے؛ لیکن اس میں (یونین) کی مسلح افواج کا کوئی رکن شامل نہیں ہے۔

عدالت عالیہ نے میونسپل کمیٹی، رائکوٹ بنام شام لال کورا و دیگر اں، [جلد 28(1965-66) میں پنجاب عدالت عالیہ کے پہلے ڈویژن بینچ کے فیصلے پر انحصار کیا۔ بھارتیہ فیکٹریز جرنل 472] نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ ایکٹ کے دفعہ 2(1) میں بیان کردہ لفظ 'ملازم' میں کوئی سابق ملازم شامل نہیں ہے۔ مذکورہ معاملے میں یہ فیصلہ دیا گیا کہ ایک شخص جو ایکٹ کی دفعہ 20(2) کے تحت درخواست دیتے وقت آجر کی اصل ملازمت میں نہیں ہے، وہ راحت حاصل کرنے کا حقدار نہیں ہے۔ مہیا بنام ریاست ہریانہ و دیگر اں، (1982) 1 سروس لاء رپورٹر 26) میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کا ایک اور سنگل بینچ کا فیصلہ ایم سی رائکوٹ کے مقدمے کے فیصلے کے مطابق اس نتیجے پر پہنچا کہ ان پابند مثالوں کی موجودگی میں رٹ پٹیشن قبولیت کے لائق ہے اور اس بنیاد پر اتھارٹی کے احکامات کو کالعدم قرار دیا گیا۔ اس سے ان خصوصی اجازت کی درخواستوں کو جنم دیا ہے۔

ہم خصوصی اجازت دیتے ہیں اور اپیل کو بیک وقت نمٹاتے ہیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

ایکٹ کا دفعہ 30 قواعد بنانے کے لیے متعلقہ حکومتی اختیار فراہم کرتا ہے۔ مرکزی حکومت کی طرف سے بنائے گئے کم از کم اجرت (مرکزی) ضابطے، 1950 فارم تجویز کرتے ہیں جن میں راحت حاصل کرنے کے لیے درخواست میں مذکور تفصیلات فراہم کی جاتی ہیں۔ دفعہ 20(2) کے مقصد کے لیے فارم VI، اب تک متعلقہ فراہم کرتا ہے:

"مذکورہ بالا نامزد درخواست دہندہ مندرجہ ذیل بیان کرتا ہے:

(1) درخواست گزار کو..........سے..........تک..........(زمرہ) کے طور پر.......... (ادارہ) میں شری / مسرز .... کے تحت ملازمت دی گئی، جو کہ .... (کام کی نوعیت) میں مصروف ہے، جو کہ کم از کم اجرت ایکٹ کے دفعہ 2(g) کے معنی میں ایک شیڈول شدہ ملازمت ہے۔

(2) مخالف کم از کم اجرت ایکٹ کی دفعہ 2(a) کے معنی میں آجر ہیں / ہیں۔

(3)(a) درخواست گزار کو اس کے زمرۂ ملازمت کے لیے ایکٹ کے تحت مقرر کردہ کم از کم اجرت کی شرح سے کم اجرت ادا کی گئی، یعنی فی دن..........روپے، برائے مدت..........سے..........تک.

(b) درخواست گزار کو ہفتہ وار تعطیلات کے دنوں میں فی دن..........روپے کی اجرت نہیں دی گئی، برائے مدت..........سے..........تک

(c) درخواست گزار کو اضافی شرح پر اجرت نہیں دی گئی، برائے مدت .... سے ....تک 11;"

یہ واضح ہے کہ فارم کا پہلا پیراگراف ماضی اور حال کو ایک متبادل کے طور پر بیان کرتا ہے۔ یہ واضح طور پر ایک سابق ملازم کے حق کو قائم کرتا ہے کہ وہ ایکٹ کی دفعہ 20(2) کے تحت درخواست دائر کرے۔ یہ فارم نوٹیفکیشن نمبر GSR1301 مورخہ 28.10.1960 کے ذریعے قواعد میں متعارف کرایا گیا تھا۔ فارم میں استعمال ہونے والی قانونی زبان دفعہ 20(2) کے حقیقی دائرہ کار کو سمجھنے کے لیے ایک اچھا اشارہ ہے تاکہ اس بات کا تعین کیا جاسکے کہ آیا کوئی ماضی کا ملازم ایکٹ کی توضیعات کو استعمال کر سکتا ہے یا نہیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ویک فیلڈ اسٹیٹ بنام پی ایل پیرومل، [1958] 16 ایف جے آر 1 میں مدراس عدالت عالیہ کے ایک فاضل سنگل جج نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ چونکہ ایکٹ کا دفعہ 20 صرف ملازمین کی بات کرتا ہے اور ماضی کے ملازمین کی بات نہیں کرتا ہے اور چونکہ لفظ 'ملازم' کی تعریف ایک ایسے شخص کے طور پر کی گئی ہے جو ملازم ہے، اس لیے یہ ماننا ضروری ہے کہ دفعہ 20 کے ذریعے فراہم کردہ خلاصہ دادرسائی ماضی کے ملازمین کے لیے دستیاب نہیں ہے۔ یہ ایکٹ کے دفعہ 20 (2) کی لفظی تعمیر تھی۔ مروگن ٹرانسپورٹس بنام پی رتھاکرشنن ودیگراں (1960) 19 ایف جے آر 355 میں اسی عدالت عالیہ کے ایک اور فاضل سنگل جج نے پہلے کے نقطہ نظر سے اختلاف کیا اور کہا کہ ایکٹ کے ارادے کو مکمل اثر دینے کے لیے نہ صرف موجودہ بلکہ ماضی کے ملازم کو بھی اس کے دائرے میں لانا ضروری ہوگا، جس نے ایک وقت میں ملازم ہونے کے ناطے کم ازکم اجرت حاصل کی تھی۔ مروگن ٹرانسپورٹ کے معاملے میں مدراس عدالت عالیہ کے مؤخر الذکر نظریے کے بعد کیرالہ عدالت عالیہ نے چاکو بنام ورکی ودیگراں (1961) 21 ایف جے آر 493 میں کہا کہ یہاں تک کہ ایک سابق ملازم یا ملازمین بھی ایکٹ کی دفعہ 20 کے تحت راحت کا دعوی کرنے والی درخواست دائر کرنے کے اہل ہوں گے۔

رائے کوٹ کے معاملے میں، تاہم پنجاب عدالت عالیہ نے ویک فیلڈ اسٹیٹ کے معاملے میں مدراس عدالت عالیہ کے سابقہ نقطہ نظر کو ترجیح دی جس میں لفظی تعمیر کا انتخاب کیا گیا تھا۔ اگر قواعد اور فارم VI کے وجود کو ڈویژن بینچ کے نوٹس میں لایا جاتا تو شاید تشریح مختلف ہوتی۔ ایم سی رائکوٹ کا معاملہ 7 اپریل 1961 سے ایک ملازم کی برطرفی اور ایکٹ کی دفعہ 20 (2) کے تحت اس کی درخواست دائر کرنے کے بعد سامنے آیا، جب قواعد اور فارم VI 28.10.1960 سے نافذ العمل ہو گئے تھے۔ فارم کی زبان، جو ماضی اور موجودہ ملازمین کے مقدمات کا احاطہ کرتی ہے، نہ صرف مدراس عدالت عالیہ اور کیرالہ عدالت عالیہ کے مؤخر الذکر کے نقطہ نظر کے مطابق تھی بلکہ پٹنہ عدالت عالیہ کے لیبر انفورسمنٹ آفیسر (سنٹرل) بنام صدر نشین افسر، لیبر کورٹ اور اتھارٹی میں کم ازکم اجرت ایکٹ، پٹنہ ودیگراں، (1976) آئی ایل آر پٹنہ سلسلہ وار، 318، اور بنگلور میں بنگلور میں عدالت عالیہ آف میسور بنام اتھی میونسپلٹی بنام شیتپا لکشمن پٹن ودیگراں، (1965) جلد 2 ایل ایل جے 307 کے مطابق تھی۔ اس طرح اختیار کی اہمیت کی وجہ سے، دفعات 20(2) اور 2(i) کو قواعد اور فارم VI کے ساتھ پڑھنا پڑا تا کہ اس خیال کے حق میں جھکایا جا سکے کہ ماضی اور موجودہ دونوں ملازمین اس معاملے میں منتقل ہونے کے حقدار ہیں۔ یہ ایک بامقصد نقطہ نظر ہوگا، جو قانون

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے ضروری ارادے کو پورا کرے گا، جس کے لیے قواعد اور فارم ایکٹ کے مقاصد کو پورا کرنے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ اس میں استعمال ہونے والی زبان، اگرچہ انتظامی نوعیت کی ہو، اکثر قانون سازی کے مقصد کا مظاہرہ کرتی ہے۔اس طرح دیکھا جائے تو، قانون کے ارادے کو آگے بڑھایا جاتا ہے اگر سابق ملازم کو بھی ایکٹ کی دفعہ 20(2) کے تحت راحت حاصل کرنے کا حق حاصل ہو۔

اس طرح پہلے کے تجزیے پر، ہم ان اپیلوں کی اجازت دیتے ہیں، عدالت عالیہ کے متنازعہ حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور دیگر نکات پر فیصلے کے لیے معاملات کو اس کے پاس واپس بھیج دیتے ہیں، جو مبینہ طور پر اس معاملے میں پیدا ہوئے تھے، جیسا کہ مدعاعلیہ آرمی اسکول کے فاضل وکیل نے دعوی کیا تھا۔ بصورت دیگر ہمیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ان معاملات میں دیگر نکات پیدا ہوئے کیونکہ رٹ درخواستیں عملی طور پر ہیئت بدل کر پہلی اپیل تھیں، کیونکہ کم از کم اجرت ایکٹ کے تحت اتھارٹی کے احکامات نہ تو اپیل کے قابل تھے اور نہ ہی کسی دوسرے فورم میں ان پر نظر ثانی کی جاسکتی تھی۔عدالت عالیہ کو اب ان بھیجے گئے معاملات کو تیزی سے نمٹانا چاہیے۔کوئی بھی عبوری حکم جو رٹ پٹیشنوں کے زیر التواء ہونے کے دوران عدالت عالیہ میں رائج تھا، خود بخود بحال ہو جائے گا۔

اس کے مطابق حکم دیا گیا۔اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیلیں منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document